قادیانیوں کے خلاف سپریم کورٹ

کا ایک عظیم فیصلہ

چیف جسٹس آف پاکستان

عزت مآب جناب قاضی فائز عیسیٰ صاحب

عزت مآب جناب جسٹس امین الدین خان صاحب

عزت مآب جسٹس نعیم اخرت افغان

WWW.AMTKN.COM

/amtkn313 www.emaktaba.info

ameer@khatm-e-nubuwwat.com

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ امّا بعد

پنجاب کے جھوٹے مدعیٔ نبوت مرزا قادیانی علیہ ما علیہ کے ایک بیٹے کا نام ''مبارک'' تھا۔ جو خود مرزا قادیانی کے لئے بھی نامبارک ثابت ہوا۔ اب ملعون قادیان کی رائل فیملی میں ایک اور شخص کا نام ''مبارک ثانی'' رکھا گیا، جو پوری قادیانیت کی رسوائی اور ندامت کا باعث ہوا۔

قادیانی جماعت کے تعلیمی اداروں کی ۷/ مارچ ۲۰۱۹ء کو چناب نگر میں ایک مشترکہ تقریب قادیانی تعلیمی ادارہ کے گراؤنڈ میں منعقد ہوئی۔ جس میں تقریباً ۳۰/ قادیانی لڑکوں اور ۳۲/ قادیانی لڑکیوں میں قادیانی جماعت کے دوسرے چیف گرو ''مرزا محمود'' کا قرآن مجید کا ترجمہ وتفسیر تقسیم کی گئی، جس کا نام ''تفسیر صغیر'' ہے۔

یہ قرآن مجید کی تحریف کا شاہکار ہے۔ اس میں جہاں ملعون قادیان کو نبی، مسیح موعود، مہدی، نجات دہندہ ثابت کرنے کے لئے قرآن مجید کی آیات کے مفہوم و معنی کو محرف و مبدّل کر کے پیش کیا گیا ہے، وہاں جگہ جگہ پاکستان میں نافذ العمل ''امتناع قادیانیت آرڈیننس'' کی خلاف ورزی بھی پائی جاتی ہے۔ نیز یہ کہ نام نہاد تفسیر پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے ممنوع تھی۔ سرکاری وحکومتی پابندی کے باعث اس کی اشاعت وتقسیم بھی خلاف قانون جرم تھا۔

چنانچہ مرتکبین جرم کے خلاف تھانہ چناب نگر میں درخواست دی گئی۔ پولیس کے روایتی ٹال مٹول اور قادیانیوں کے اثر ورسوخ کے باعث درخواست سرخ فیتہ کا شکار رہی، اس کیس کے مدعی ''جناب حسن معاویہ صاحب'' کو کریڈٹ جاتا ہے کہ وہ صبر آزما، آزمائشوں اور مشکلات کے باوجود ڈٹے رہے۔ تا آنکہ ۶/ دسمبر ۲۰۲۲ء کو تھانہ چناب نگر میں ۷/ قادیانی افراد نامزد اور دیگر نامعلوم ملزمان کے خلاف ایف، آئی، آر درج ہوئی۔

پولیس کی قادیانیت سہولت کاری اور قادیانی رعونت ملاحظہ ہو کہ صرف ایک ملزم جو ایک قادیانی تعلیمی ادارہ کا پرنسپل ہے اور اس جرم کے ارتکاب میں پیش پیش تھا۔ ''مبارک ثانی قادیانی'' اسے جنوری ۲۰۲۳ء میں گرفتار کیا گیا اس کی گرفتاری پر ۷ رجنوری ۲۰۲۳ء کو قادیانی قیادت کے ایماء پر قادیانی شرپسند اوباشوں کے جتھہ نے چناب نگر کے تھانہ پر دھاوا بھی بولا۔ اس کی ضمانت کی درخواست ایڈیشنل سیشن تحصیل لالیاں ''جناب راجہ اجمل'' نے ستمبر ۲۰۲۳ء کو خارج کردی۔

قادیانی پارٹی اس کے خلاف ہائی کورٹ گئی، نومبر ۲۰۲۳ء کو ہائی کورٹ لاہور کے جسٹس ''جناب فاروق حیدر'' نے اس کی ضمانت کی درخواست مسترد کردی۔ قادیانی، مبارک ثانی قادیانی کی درخواستِ ضمانت سپریم کورٹ لے کر گئے۔

چیف جسٹس آف پاکستان ''جناب جسٹس قاضی فائز عیسیٰ'' نے اس کیس کی سماعت کی، اور ۶ رفروری ۲۰۲۴ء کو فیصلہ دیتے ہوئے نہ صرف ضمانت منظور کی بلکہ اسے کیس سے بھی بری کردیا۔

ڈسٹرکٹ عدالت اور ہائی کورٹ میں سماعت کے بغیر کیس کا ختم کرنا تو رہا در کنار۔ اس ضمانتی فیصلہ میں واضح طور پر کیس سے غیر متعلقہ ایسی باتوں کو فیصلہ میں شامل کیا گیا جس سے واضح طور پر قادیانیوں کی سہولت کاری کا تأثر قائم ہوتا تھا۔ نیز یہ کہ یہ فیصلہ امتناع قادیانیت قانون کی بھی غلط تعبیرات کا مظہر تھا۔ فیصلہ کیا تھا کہ سامنے آتے ہی کراچی سے لے کر خیبر تک پورے ملک کے نامور قانون دان، اسلامیانِ وطن، مذہبی اور سیاسی حلقوں کے دانشوران سراپا احتجاج ہوئے۔ پورے ملک میں شدید احتجاج اور ردِعمل سامنے آیا۔ مقام شکر ہے کہ عدالت کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

چنانچہ عدالت اور گورنمنٹ کے باہمی سوچ وبچار سے پنجاب گورنمنٹ نے نظرثانی کی درخواست ''سپریم کورٹ'' میں داخل کی۔ اس متنازعہ فیصلہ کے خلاف لاہور میں ۲۱ رفروری ۲۰۲۴ء کو ''مجلس تحفظ ختم نبوت'' نے ''آل پارٹیز'' ختم نبوت کنونشن منعقد کیا، جس میں تمام مکاتبِ فکر کی مذہبی جماعتوں نے اس فیصلہ کو مسترد کر

دیا۔اس کنونشن کے فیصلہ کا اعلان ہوتے ہی اگلے روز ۲۲ر فروری کو’’سپریم کورٹ‘‘ کے لیٹر فارم پر وضاحتی بیان شائع ہوا، جو حقائق کو مسخ کرنے کا شاہکار تھا۔اس لیپا پوتی، کہہ مکرنی، دوراز کار تاویلات پر پاکستانی قوم اسلامیانِ وطن نے اتنا شدید ردِعمل دیا کہ یہ قادیانیت نوازی حربہ بھی بے اثر رہا۔

۲۶ر فروری کو’’سپریم کورٹ‘‘ کے تین رکنی بینچ نے’’جناب چیف آف پاکستان‘‘ کی سربراہی میں نظرثانی کیس کی درخواست کی ابتدائی سماعت کے بعد اسے سماعت کے لئے منظور کرلیا (کرنا ہی تھا) اور ساتھ ہی ملک کے دس مختلف الخیال مکاتب فکر کے اداروں سے شرعی طور پر اس کیس کے لئے رائے مانگی گئی، اس سے ماتھا ٹھنکا کہ قادیانی عفریت اس بری طرح پھن پھیلا چکا ہے کہ ندامت کی بجائے مزید سازش کے تحت اس کیس کو اختلافی بنانا چاہتا ہے۔

اس کے سہولت کار کیسے طور پر زیرزمین تانوں بانوں میں مصروف عمل ہوئے؟ ملاحظہ ہو کہ مختلف اداروں سے رائے لینا کہ تعبیر میں کیسے کوئی لفظی اختلاف کا معمولی پر تو نظر آئے، تو رائی کا پہاڑ بنا دیا جائے، کہ اس مسئلہ میں دینی قیادت مختلف ہے۔اور یوں قادیانیوں کی سہولت کو مزید پالش کردیا جائے۔

قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب ان دنوں کراچی میں تھے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر’’حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفی‘‘نے آپ سے ملاقات کی اور صورتحال گوش گزار کی۔قائد جمعیت پہلے سے ہی فکر مند تھے۔وہ حضرت شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم سے اگلے روز مشاورت کے لئے وقت طے کرچکے تھے۔ چنانچہ دارالعلوم کراچی میں اگلے روز متذکرہ تینوں حضرات کا مشترکہ اجلاس ہوا۔جس میں تفصیلی طور پر حالات کا تجزیہ کرکے فیصلہ کیا گیا کہ حضرت شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم عدالت کے اس کیس سے متعلق استفسار پر جامع مانع ایسا جواب لکھیں جو قرآن وسنت اور مروّجہ قانون سے مبرہن ہو۔اس پر تمام مکاتب فکر کے دستخط کرائے جائیں۔خدا تعالیٰ جزائے خیر دیں! حضرت شیخ الاسلام

مولانا مفتی تقی عثمانی مدظلہم کو، انہوں نے جواب لکھنے اور دوسرے مکاتب فکر کے تائیدی دستخط کرانے کی ذمہ داری قبول فرمائی۔ آپ نے جواب لکھا، حضرت مولانا مفتی منیب الرحمن، حضرت مولانا یٰسین ظفر، گویا دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث نے اس کے ساتھ ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی قائم کردہ قرآن اکیڈمی لاہور، جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد، پانچ مختلف اداروں کے سربراہوں کی متفقہ رائے عدالت عظمیٰ کو بھجوادی گئی۔ عدالتی سہ رکنی بنچ کے اعلان پر جو جوادارے نظر ثانی میں فریق بنے تھے۔ جن اداروں کو عدالت عظمیٰ نے نامزد کیا تھا۔ غرضیکہ جس ادارے یا قانون دان کو ضرورت تھی، مجلس تحفظ ختم نبوت نے متفقہ جواب حضرت شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم کا مہیا کیا۔ ایک ایک ادارے سے رابطہ قائم کیا کہ وہ کیا جواب دے رہے ہیں؟ اس سے باخبر رہے۔ جنہوں نے جو جوابات جمع کرائے ان سے ان کی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کاپیاں جمع کیں اور بھرپور طور پر تیاری اور تسلی ہوگئی۔

وہ دس ادارے جن سے عدالت نے فیصلہ پر رائے مانگی تھی۔ سبھی اس امر پر متفق تھے کہ چیف جسٹس کا فیصلہ صحیح نہیں۔ گویا جس بات کو مختلف بنایا جا رہا تھا۔ قدرت نے عنایت کردی کہ وہی بات امت کے اتفاق واتحاد کی نظیر بن گئی۔ حضور ﷺ کی ختم نبوت کا اعجاز اس دور میں ایسا درخشندہ واضح ایمان پرور علیٰ رؤس الاشہاد معجزاتی کردار ادا کرگیا، فالحمدللہ!

تمام اداروں کے جوابات جمع ہونے کے باوجود بنچ نے ایک مہینہ کا وعدہ کیا لیکن کیس کی سماعت پھر غیر معمولی تاخیر کا شکار ہوئی۔ اس پر اضطراب بڑھا تو قدرت حق نے پھر مجلس تحفظ ختم نبوت کو توفیق بخشی کہ اس کے لئے دن رات ایک کیا۔ نظر ثانی کی سماعت جلد ہو۔ ۲۸ / مارچ ۲۰۲۴ء کو سماعت ہوئی۔ عدالت نے تسلیم کیا کہ جن اداروں سے رائے مانگی گئی تھی سب کی رائے آگئی ہے۔ مزید جس نے رائے دینی ہے وہ تحریری طور پر جمع کرائے۔ پھر سماعت ملتوی ہوگئی۔

ڈیڑھ دوماہ تک تاریخ سماعت مقرر نہ ہوئی تو اس تاخیر پر تنگ آکر ملک بھر

کے دینی اداروں، وکلاء، مدعی مقدمہ اور مجلس تحفظ ختم نبوت، سب نے جلد سماعت کی تاریخ مقرر کرنے کی آواز اٹھائی، اس دوران مجلس تحفظ ختم نبوت کو حق تعالیٰ نے مزید دو کام کرنے کی سعادت سے بہرہ ور کیا۔

۱...... دوسری بار لاہور میں آل پارٹیز کنونشن رکھا۔ جس میں متفقہ مطالبہ و درخواست کی گئی کہ کیس کی جلد سماعت کی جائے۔

۲...... مجلس تحفظ ختم نبوت نے بڑے سائز کے چار صفحات پر مشتمل چیف جسٹس آف پاکستان کے نام کھلا خط لکھا۔ جس میں بارہ وجوہ بیان کی گئی کہ کیس سماعت جلد شروع کی جائے۔ تاخیر سے اضطراب ناقابل برداشت حد کو چھو رہا ہے۔

ایک میٹنگ میں دسیوں وکلاء کے سامنے ایک وکیل نے اس خط کے متعلق رائے پوچھی کہ قانونی طور پر یہ خط لکھنا صحیح تھا یا غلط؟ تو دوسرے وکیل نے کہا کہ اسے قانون کے زاویہ سے نہیں، عشق مصطفی کے زاویہ سے دیکھیں کہ تمام تر خدشات کو بالائے طاق رکھ کر تمام نتائج کو بھگتنے کے لئے جس جذبہ کا اس خط میں اظہار کیا گیا ہے۔ یہ اتمام حجت کی بہترین دلیل، جرأت و وارفتگی کا عمدہ مظہر ہے۔ اس جواب پر مجلس میں موجود تمام وکلاء حضرات جھوم جھوم اٹھے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس خط کو ہزاروں کی تعداد میں شائع کر کے بڑی منصوبہ بندی کے ساتھ ڈسٹرکٹ عدالتوں، ہائی کورٹس اور سپریم کورٹ کے وکلاء میں ملک بھر میں تقسیم کیا۔ اس پر قانون دان برادری نے جس محبت اور خلوص کا اظہار کیا وہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے سرمایہ افتخار ہے۔ حق تعالیٰ نے کرم کیا کہ ۲۹ مئی ۲۰۲۴ کو سپریم کورٹ میں کیس کی سماعت ہوئی۔ اس سماعت کی تفصیل ۴۸ ر پیراگراف پر مشتمل مضمون میں مجلس تحفظ ختم نبوت نے قلمبند کر کے شائع کی۔ ماہنامہ وفاق المدارس، ماہنامہ حق چار یار، ماہنامہ لولاک، ہفت روزہ ختم نبوت میں گویا لاکھوں کی تعداد میں اس ایمان افروز رپورٹ کو جس نے پڑھا، اس کا روح و جسم سراپا عشق مصطفیٰ کی جلاء سے جگمگانے لگا۔

۲۹ مئی کو سماعت مکمل ہوئی، فیصلہ محفوظ ہوا، ۲۴ جولائی ۲۰۲۴ء کو فیصلہ آیا یہ

فیصلہ بھی تحفظات کا مرقع تھا پورے پاکستان میں اس پر قانونی بحث نے شدید اضطراب کی کیفیت طاری کردی۔ اب دوسری نظر ثانی کا قانون میں چانس نہیں تھا، پارلیمنٹ، سینٹ میں جمعیت علماء اسلام، پیپلز پارٹی، مسلم لیگ کے رہنماؤں نے بھر پور اس فیصلہ پر تنقید کی۔ اسے ملک میں نئے فسادات کا پیش خیمہ قرار دیا۔ بعض مذہبی طبقوں کے راہنماؤں نے اس پر شدید جذبات عشق کا آزادانہ استعمال کیا، ملک میں ایک نئی بحث نے جنم لے لیا۔ حکومت نے پارلیمانی کمیٹی قائم کی اور فیصلہ کی تصحیح پر درخواست دائر کرنے کا سوچنے لگی۔

پارلیمنٹ میں بعض معزز راہنماؤں نے یہاں تک کہا کہ مبنی بر فساد غیر آئینی فیصلہ کو ہم جوتے کی نوک پر رکھتے ہیں فیصلہ پر اتنا شدید ردعمل دیکھ کر بینچ کے سربراہ چیف جسٹس آف پاکستان نے علی الاعلان فیصلہ میں تصحیح کے لیے اعتراف کا اعلان کیا۔

چنانچہ ۲۲؍اگست ۲۰۲۴ء کو وفاقی حکومت کی اس کیس پر تصحیح کی درخواست پر سہ رکنی فیصلہ کرنے والے بینچ نے سماعت کی، حضرت مولانا فضل الرحمن مدظلہم، حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہم، حضرت مولانا مفتی شیر محمد خان رئیس دارالافتاء جامعہ غوثیہ بھیرہ، جناب مولانا ابوالخیر محمد زبیر صدر ملی یکجہتی کونسل، مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمن اور دیگر علماء کرام کے بیانات ہوئے، وکلاء قانونی طور پر دلائل سے میدان میں اترے۔ علماء اور قانون دان کی بھرپور جدوجہد پر ان کو جتنا خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے، پورے ملک میں اس کا خیر مقدم کیا گیا۔ اس سماعت سے قبل ۱۳؍اگست ۲۰۲۴ء کو اسلام آباد میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت قومی رہنماؤں، مذہبی وسیاسی جماعتوں کے سربراہوں پر مشتمل اے، پی، سی منعقد کی گئی، جس میں یک نکاتی ایجنڈا کے تحت کیس کو جلد نمٹانے کا مطالبہ کیا گیا۔ اس اے، پی، سی میں مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم کا صدارتی پُرمغز اور مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کے عشق رسالت مآب سے مرقع معلوماتی ایمان پرور بیانات نے اس اے، پی، سی کے بروقت انعقاد اور بروقت دوٹوک فیصلے کو چمکتا نشان ثابت کردیا۔

۱۹؍اگست کو اسلام آباد اور راولپنڈی کے ہزاروں علماء کرام کے شاہراہ

دستور پر عدالت کے سامنے مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مظاہرے نے ایک بر وقت زقند لگائی۔ ان اقدامات کے باعث ۲۲ ر اگست ۲۰۲۴ء کو سماعت ہوئی تو ماحول بن گیا، حاضرین کے چہرے چمک دمک اٹھے۔ حق تعالیٰ کے فضل وکرم سے ۷ ر ستمبر ۲۰۲۴ء کو پچاس سالہ ختم نبوت گولڈن جوبلی نے پورے عالم اسلام میں ختم نبوت کے تحفظ کی صدائے حق کو گونجا دیا۔ ۲۲ ر اگست کو سماعت کے بعد اسی دن مختصر فیصلہ آیا۔ تفصیلی فیصلہ محفوظ رکھ لیا گیا۔ سوا مہینہ سے زائد وقت فیصلہ کی انتظار میں گزرا، بالآخر حق تعالیٰ نے کرم کیا کہ ۱۰ ر اکتوبر ۲۰۲۴ء کو تفصیلی فیصلہ آ گیا۔

یوں ۶ ر فروری ۲۴ جولائی کے فیصلے کالعدم قرار پائے۔ تفصیل میں کیا جانا ہے یوں کہیں تو سب سے بہتر تعبیر ہوگی کہ بالآخر ایک بار پھر ''جاء الحق وزهق الباطل '' کی عملی تفسیر سامنے آئی۔ کفر ہار گیا اور اسلام جیت گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کو ایک بار پھر یہ اعزاز اوّلیت نصیب ہوا کہ مستقل کتابی شکل میں اسے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ حق تعالیٰ اسے قبول فرمائیں جس نے جو اور جتنا اس کیس میں حصہ ڈالا اور احقاق حق کے لیے سرگرم رہے، سب کو اللہ تعالیٰ دارین کی فوز وفلاح کا سزاوار فرمائیں۔ آمین بحرمة الخاتم النّبيين !

محتاج دعا

(مولانا) عزیز الرحمن ثانی

مرکزی ناظم شعبہ نشر واشاعت مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ۱۱ ر اکتوبر ۲۰۲۴ء

سپریم کورٹ آف پاکستان میں

موجودہ

جسٹس قاضی فائز عیسیٰ چیف جسٹس

جسٹس امین الدین خان

جسٹس نعیم اختر افغان

مجرمانہ متفرق درخواست نمبر 1113 برائے 2024
[فیصلے میں تصحیح کے لیے مورخہ 2024.07.24]
کرمنل ریویو پٹیشن نمبر 2-2024 میں

فیڈریشن آف پاکستان اور پراسیکیوٹر جنرل، پنجاب ...... درخواست دہندگان

بمقابلہ

مبارک احمد ثانی و دیگر ...... جواب دہندگان

بابت درخواست دہندگان:

جناب منصور عثمان اعوان، اٹارنی جنرل پاکستان

ملک جاوید اقبال، ایڈیشنل اٹارنی جنرل پاکستان

جناب احمد رضا گیلانی، ایڈیشنل پراسیکیوٹر جنرل، پنجاب

بابت جواب دہندگان:

عدالتی نوٹس پر

مفتی محمد تقی عثمانی صاحب بذات خود (ترکی سے ویڈیو لنک کے ذریعے)

مولانا فضل الرحمٰن، بذات خود

مفتی شیر محمد خان، بذات خود

مولانا طیب قریشی صاحب، بذات خود

سید جواد علی نقوی، بذات خود (لاہور سے ویڈیو لنک کے ذریعے)

صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، بذات خود

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ (حافظ نعیم الرحمن کی جانب سے)

مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمن، بذات خود

مفتی سید حبیب الحق شاہ (مفتی منیب الرحمٰن کی جانب سے)

حافظ احسان احمد، ایڈووکیٹ سپریم کورٹ (پروفیسر ساجد میر کی جانب سے)

مفتی عبدالرشید، (مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کی جانب سے)

سماعت کی تاریخ ۲۲/اگست ۲۰۲۴ء

فیصلہ

۱...... وفاق پاکستان اور حکومت پنجاب کی جانب سے فوجداری متفرق درخواست نمبر ۱۱۱۳، بابت ۲۰۲۴ء دائر کی گئی، جس میں کہا گیا ہے کہ حکم نامہ مورخہ ۲۴ جولائی ۲۰۲۴ء میں غلطیاں ہیں جن کی تصحیح کی ضرورت ہے۔ یہ درخواست مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۵۶۱/اے مع سپریم کورٹ رولز ۱۹۸۰ء کے آرڈر XXXIII کے رول ۶ و مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء کی دفعات ۱۵۲، ۱۵۳ کے تحت دی گئی ہے۔ ہم ابتدا میں ہی یہ واضح کرتے ہیں کہ اس عدالت کے پاس ''دوسری نظر ثانی'' کا اختیار نہیں ہے، اس لیے یہ تصور نہ کیا جائے کہ اب جو فیصلہ جاری کیا جا رہا ہے یہ دوسری نظر ثانی ہے۔ یہ وضاحت بھی کی جاتی ہے کہ یہ فیصلہ تصحیح کے لیے دی گئی درخواست پر دیا جا رہا ہے، اور اب غلطیوں کی تصحیح کے بعد اس کو عدالت کا فیصلہ تصور کیا جائے گا، اور اس کے بعد حکم نامہ مؤرخہ ۶ فروری ۲۰۲۴ء اور نظر ثانی فیصلے مورخہ ۲۴ جولائی ۲۰۲۴ء کی کوئی قانونی حیثیت نہیں رہتی اور اسے واپس لیا جاتا ہے۔

۲...... درخواست میں درج ذیل علمائے کرام کو سننے کی بھی استدعا کی گئی تھی۔ تو ان علمائے کرام کو نوٹس دیا گیا:

مفتی محمد تقی عثمانی، جامعہ دارالعلوم کراچی

مفتی منیب الرحمٰن، دارالعلوم نعیمیہ کراچی

مولانا زاہد الراشدی، گوجرانوالہ

مفتی شیر محمد خان، بھیرہ

مولانا فضل الرحمٰن، صدر جمعیت علمائے اسلام

حافظ نعیم الرحمٰن، امیر جماعت اسلامی

پروفیسر ساجد میر، امیر جمعیت اہل حدیث پاکستان

مولانا انوار الحق، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا طیب قریشی، چیف خطیب خیبر پختونخوا، امام مسجد مہابت خان پشاور
سید جواد علی نقوی، جامعہ العروۃ الوثقیٰ لاہور
مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمٰن، جماعت اسلامی
صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، ملی یکجہتی کونسل
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، امیر مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

۳...... مفتی محمد تقی عثمانی نے ترکیہ سے، محترم سید جواد علی نقوی نے لاہور سے وڈیو لنک پر دلائل دیئے، درج ذیل علمائے کرام نے عدالت کے سامنے بنفس نفیس دلائل پیش کیے:

مولانا فضل الرحمٰن، صدر جمعیت علمائے اسلام پاکستان
مفتی شیر محمد خان، رئیس دارالافتاء، دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ
مولانا محمد طیب قریشی، چیف خطیب خیبر پختونخوا
صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، صدر ملی یکجہتی کونسل
مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمٰن، جامعہ اسلامیہ تفہیم القرآن مردان

مفتی منیب الرحمٰن، حافظ نعیم الرحمٰن، پروفیسر ساجد میر اور مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ بوجوہ شریک نہیں ہوسکے، لیکن ان کی نمائندگی بالترتیب مفتی سید حبیب الحق شاہ، ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، جناب حافظ احسان احمد ایڈووکیٹ سپریم کورٹ، اور مفتی عبدالرشید نے کی۔

۴...... دوران سماعت علماء کرام نے فرمایا کہ دینی پہلوؤں پر بالخصوص پیراگرافوں ۷، ۴۲ اور ۴۹ (ج) سے وہ مطمئن نہیں ہیں اور انہیں حذف کرنے کی ضرورت ہے۔ بعض اہل علم نے چند دیگر پیراگرافوں پر بھی اعتراض کیے، مگر سب کی رائے یہ تھی کہ صرف ان پیراگرافوں کو حذف کرنے سے شاید مزید ابہام پیدا ہو۔ انہوں نے اس موضوع پر اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پیش نظر رکھنے پر بھی زور دیا (جن کو پہلے سنا جاچکا ہے)۔ فاضل حافظ احسان احمد، ایڈووکیٹ سپریم کورٹ، جو پروفیسر ساجد میر کی نمائندگی کررہے تھے، نے یہ رائے پیش کی کہ اس فیصلے کو دوبارہ تحریر کیا جائے اور ان کی اس رائے سے تمام علمائے کرام نے اتفاق کیا۔ ان کی اس متفقہ رائے کو مدنظر رکھتے ہوئے اب یہ فیصلہ جاری کیا جارہا ہے۔

۵...... عدالت کے سامنے دینی مسئلہ تفسیر صغیر، جو مرزا بشیر الدین محمود کی تصنیف ہے، کے متعلق ہے۔ فاضل اہل علم کو سننے اور ان کے دلائل سمجھنے کے بعد عدالت نے ۲۲/ اگست ۲۰۲۴ء کو درج ذیل مختصر حکم نامہ جاری کیا:

تفصیلی دلائل سننے کے بعد وفاق کی درخواست منظور کرتے ہوئے عدالت اپنے حکم نامے مؤرخہ ۶ فروری ۲۰۲۴ء اور فیصلے مورخہ ۲۴ جولائی ۲۰۲۴ء میں تصحیح کرتے ہوئے معترضہ پیراگرافوں کو حذف کرتی ہے اور ان حذف شدہ پیراگرافوں کو نظیر کے طور پر پیش/ استعمال نہیں کیا جاسکے گا۔ ٹرائل کورٹ ان پیراگرافوں سے متاثر ہوئے بغیر مذکورہ مقدمے کا فیصلہ قانون کے مطابق کرے۔ اس مختصر حکم نامے کی تفصیلی وجوہات بعد میں جاری کی جائیں گی۔ مذکورہ تفصیلی وجوہات درج ذیل ہیں۔

۶...... جب یہ مقدمہ پہلے سنا گیا تھا، تو ہمیں تفسیر صغیر، یا اس کے مصنف کے بارے میں علم نہیں تھا۔ اس لیے فیصلے میں نمایاں غلطی ہوئی۔ اب ہم نے دونوں کے متعلق کچھ بنیادی معلومات حاصل کی ہیں۔ تفسیر صغیر کے مصنف کے چار پہلو ہیں۔ پہلا: مصنف ہونے کا، دوسرا: مرزا غلام احمد قادیانی کے فرزند ہونے کا، تیسرا: اپنے والد کے عقائد اور تصورات کے پیروکار رہونے کا، اور چوتھا: اپنے آپ کو خلیفۃ المسیح الثانی، یعنی اپنے مسیح کا دوسرا خلیفہ کہلوانے کا۔ یہاں مرزا بشیر الدین محمود نے ''مسیح'' اپنے والد مرزا غلام احمد قادیانی کو کہا ہے اور احمدی/ قادیانی حکیم نور الدین بھیروی کو ''پہلا خلیفہ'' اور مرزا بشیر الدین محمود کو ''دوسرا خلیفہ'' کہتے ہیں۔ اس لیے ہم نے ضروری سمجھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تصانیف کا بھی جائزہ لیا جائے۔

۷...... مرزا غلام احمد کی پیدائش ضلع گورداسپور کے قصبہ قادیان میں ہوئی اور اسی لیے اپنے نام کے ساتھ قادیانی لکھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے بہت کچھ لکھا ہے اور ان کے ۸۴/ رسالوں کا مجموعہ روحانی خزائن کے عنوان سے نظارت اشاعت ربوہ نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے شائع کیا ہے جو کہ ۲۳ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس فیصلے میں دیئے گئے حوالے اس مجموعے سے ہیں۔

۸...... روحانی خزائن کا جائزہ لینے پر ہمیں کافی تعجب ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی

نے انبیائے کرام، بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام (Jesus Christ) اور ان کی والدہ محترمہ بی بی مریم علیہا السلام (Mary) کے متعلق بھی کئی مقامات پر بہت ہی غیر مناسب باتیں لکھی ہیں۔ ہم ان کلمات کو اپنے فیصلے میں نقل کرنا مناسب نہیں سمجھتے کیونکہ اس طرح ان کی بلاوجہ تشہیر ہوگی جو کہ نہ صرف مسلمانوں کے لیے بلکہ مسیحی برادری کے لیے بھی دل آزاری کی باعث ہوگی۔[1]

۹...... مرزا غلام احمد کی تحریرات اور تفسیر صغیر میں کئی مقامات پر حضرت محمد ﷺ کے بعد نبوت کا سلسلہ جاری رہنے کا دعویٰ کیا گیا ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کے لیے نبی، مسیح موعود، مہدی موعود اور اس طرح کے دوسرے القابات اختیار کیے گئے ہیں۔[2]

۱۰...... اسلام کا ایک بنیادی اصول ہے کہ مسلمان وہی ہوسکتا ہے جو قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کی آخری نازل کی ہوئی کتاب اور حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول اور نبی مانتا ہو اور آپ ﷺ کے بعد سلسلہ وحی کے انقطاع پر ایمان رکھتا ہو:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

ترجمہ: محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں۔ (سورۃ الاحزاب ۴۰)

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَن قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنفُسَكُمُ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ۔

ترجمہ: اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا یہ کہے کہ مجھ پر وحی نازل کی گئی ہے، حالانکہ اس پر کوئی وحی نازل نہ کی گئی ہو، اور اسی طرح وہ جو

---

[1] روحانی خزائن، ج ۱۱ ص ۳۸: ج ۱۱ ص ۲۸۹، ۲۹۱: ج ۲۳ ص ۱۸، ۷۱، ص ۴۳۵: ج ۲۲ ص ۱۵۹: ج ۲۲ ص ۴۰۶: ج ۲۲ ص ۵۲۱، ج ۲۳ ص ۱۶۴، ۱۸۱، ۱۹۱۔

[2] مرزا غلام احمد قادیانی نے رسالے حقیقۃ الوحی میں پوری صراحت کے ساتھ اپنی نبوت کا دعویٰ کیا ہے: روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۵۰۳ تفسیر صغیر میں ایسے دعووں کے لیے دیکھیے: (تفسیر صغیر (اسلام آباد: اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ ۱۹۹۰ء) ص ۷۹۱: ص ۱۱۹، ۱۲۰: ۱۶۵۱ اور ص ۷۲۶)

یہ کہے کہ میں بھی ویسا ہی کلام نازل کردوں گا جیسا اللہ نے نازل کیا ہے؟ اور اگر تم وہ وقت دیکھو (تو بڑا ہولناک منظر نظر آئے) جب ظالم لوگ موت کی سختیوں میں گرفتار ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے (کہہ رہے ہوں گے کہ) اپنی جانیں نکالو، آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا۔ اس لئے کہ تم جھوٹی باتیں اللہ کے ذمہ لگاتے تھے، اور اس لیے کہ تم اس کی نشانیوں کے خلاف تکبر کا رویہ اختیار کرتے تھے۔ (الانعام: ۹۳)

۱۱...... یہی بات رسول اللہ ﷺ نے بھی متعدد دفعہ فرمائی ہے:

إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ [۳]

رسالت اور نبوت ختم ہو چکیں، پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے، نہ کوئی نبی۔

أَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِي [۴]

ترجمہ: میں سب کے بعد آنے والا ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

إِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي [۵]

ترجمہ: بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ [۶]

ترجمہ: بنی اسرائیل کی سیاست ان کے انبیاء کرتے تھے اور ایک نبی کی وفات کے بعد دوسرے نبی ان کی جگہ لے لیتے، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ حکمران ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ ختم نبوت کی اس حقیقت کو حضرت محمد ﷺ نے کس خوبصورت اور بلیغ مثال کے ذریعے واضح کیا ہے:

إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ

---

[۳] ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی، سنن الترمذی، کتاب رویا، باب: ذھبت النبوۃ، حدیث نمبر ۲۲۷۲

[۴] مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسماۂ، حدیث نمبر ۲۳۵۴

[۵] ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، حدیث نمبر ۳۴۵۵

[۶] ایضاً کتاب احادیث الانبیاء، حدیث نمبر ۳۴۵۵

وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ[7]

ترجمہ: میری اور مجھ سے پہلے کے تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا اور اس میں ہر طرح کی زینت پیدا کی لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ اب تمام لوگ آتے ہیں اور مکان کو چاروں طرف سے گھوم کر دیکھتے ہیں اور تعجب میں پڑ جاتے ہیں لیکن یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النّبیین ہوں۔

۱۲...... امت کا اس پر اجماع کلی قطعی ہے کہ ''خاتم النّبیین'' کے معنی ''آخر النّبیین'' ہے اور یہ کلمات قرآنی قطعی الثبوت ہونے کے ساتھ ساتھ قطعی الدلالت بھی ہیں، غیر مؤوّل ہیں، لہٰذا الفظ ''خاتم'' پر لفظی ابحاث قطعی غیر متعلقہ، بے محل اور نا قابل توجہ ہیں۔ امام غزالیؒ نے امت مسلمہ کے اس اجماعی عقیدے کی تصریح کرتے ہوئے کہ حضرت محمد ﷺ پر نبوت کے ختم ہونے پر ایمان کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوتا، فرمایا:

أَنَّ الْأُمَّةَ فَهِمَتْ بِالْإِجْمَاعِ مِنْ هَذَا اللَّفْظِ، وَمِنْ قَرَائِنِ أَحْوَالِهِ، أَنَّهُ أَفْهَمَ عَدَمَ نَبِيٍّ بَعْدَهُ أَبَداً، وَعَدَمَ رَسُولِ اللهِ أَبَداً، وَأَنَّهُ لَيْسَ فِيهِ تَأْوِيلٍ، وَلَا تَخْصِيص، فَمُنْكِرُ هَذَا لَا يَكُونُ إِلَّا مُنْكِرَ الْإِجْمَاعِ[8]

ترجمہ: اس لفظ (خاتم النّبیین) سے اور اس کے حالات کے قرائن سے امت نے اجماعی طور پر یہ سمجھا ہے کہ آپ نے اپنے بعد کسی نبی کے اور کسی رسول کے کبھی نہ آنے کی بات سمجھائی ہے، اور یہ کہ اس کی اور کوئی تاویل نہیں ہے، نہ ہی اس کی تخصیص کی گئی ہے، اس لیے اس کا انکار کرنے والا امت کے اجماع کا منکر ہے۔

---

[7] ایضاً کتاب المناقب، باب خاتم النّبیین، حدیث نمبر ۳۵۳۵

[8] ابو حامد محمد بن محمد الغزالی، الاقتصاد فی الاعتقاد، تحقیق عبداللہ محمد الخلیلی (بیروت: دار الکتب العلمیہ ۲۰۰۴ء) ص ۱۳۷۔

۱۳...... اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین (آئین) نے بھی اس بنیادی اصول کو تسلیم کرتے ہوئے قرار دیا ہے کہ مسلمان وہ ہیں جو ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط ایمان رکھتے ہیں۔ آئین کا آغاز اللہ تعالیٰ کے نام اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اعلیٰ کے اقرار سے ہوتا ہے اور کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے مقرر کردہ حدود کے اندر رہتے ہوئے پاکستان کے عوام اختیار کو ایک مقدس امانت کے طور پر عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے استعمال کریں گے۔ مسلمان اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی قرآن وسنت میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق بسر کرنے کا حق رکھتے ہیں۔[9]

۱۴...... آئین نے ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا ہے[10] اور تصریح کی ہے کہ پاکستان کا ریاستی مذہب اسلام ہے[11]۔ آئین نے یہ اعلان بھی کیا ہے کہ پاکستان میں رائج تمام قوانین کو قرآن وسنت میں مذکور اسلامی احکام سے ہم آہنگ بنایا جائے گا اور یہ کہ کوئی ایسا قانون نہیں بنایا جائے گا جو ان احکام سے متصادم ہو[12]۔

---

[9] یہ اصول آئین کے دیباچے میں مذکور ہیں جو دراصل اس قرارداد پر مشتمل ہے جو ۱۲/ مارچ ۱۹۴۹ء کو پہلی آئین ساز اسمبلی نے منظور کی تھی اور قرارداد مقاصد کے عنوان سے مشہور ہے۔ اس قرارداد کے ذریعے پاکستان کے آئین کے بنیادی خدوخال طے کیے گئے۔ 2015ء میں فوجی عدالتیں قائم کرنے کے لیے آئین میں کی گئی ترمیم کو جب سپریم کورٹ کے سامنے چیلنج کیا گیا، تو بعض ججوں (جسٹس جواد ایس خواجہ اور جسٹس قاضی فائز عیسیٰ) نے الگ الگ فیصلوں میں قرار دیا کہ آئین میں کی گئی ترمیم کو بھی قرارداد مقاصد میں مذکور اصولوں پر پرکھا جا سکتا ہے۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن راولپنڈی بنام وفاق پاکستان PLD 2015 Supreme Court 401 قرارداد مقاصد کو ابتدا میں آئین پاکستان میں دیباچے کے طور پر شامل کیا گیا تھا، لیکن بعد میں اسے آئین کا موثر بہ عمل حصہ بنا دیا گیا تھا (اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین، دفعہ ۲/الف)

[10] آئین، دفعہ ۱

[11] ایضا، دفعہ ۲

[12] ایضاً، دفعہ ۲۲۷

متعدد قوانین میں یہ تصریح بھی کی گئی ہے کہ ان قوانین کی تعبیر وتشریح قرآن وسنت میں مذکور اسلامی احکام کے مطابق ہوگی[۱۳]، اور قانون نفاذ شریعت ۱۹۹۱ء میں تمام قوانین کے لیے یہ عمومی اصول طے کیا گیا ہے[۱۴]۔ چنانچہ ماضی قریب میں سپریم کورٹ (عمل اور طریق کار) ایکٹ ۲۰۲۳ء[۱۵] کی آئین کے ساتھ مطابقت کے متعلق فل کورٹ نے فیصلہ کیا[۱۶]، تو اس میں اس اصول کی تصریح کی گئی کہ جہاں کسی قانون کی دو تعبیرات ممکن ہوں، تو عدالت اس تعبیر کو اختیار کرے گی جو قرآن وسنت میں مذکور اسلامی احکام اور آئین میں مذکور پالیسی کے اصولوں سے ہم آہنگ ہو۔

۱۵ ...... آئین اور قانون کسی کو اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ وہ کسی اور مذہب کی توہین کرے یا اس کی مقدس شخصیات کے متعلق غلط بیانی کرے۔ تفسیر صغیر میں اور مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتابوں میں بھی مسیحیت اور اسلام دونوں ہی کے متعلق اس اصول کی خلاف ورزی کی ہے۔ نیز اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے قادیانیوں کو اس امر کا پابند کر چکے ہیں کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے دینی شعائر کو استعمال نہیں کر سکتے۔

۱۶ ...... آئین کی دفعہ ۲۰ میں مذہبی آزادی کے حق کو قانون، اخلاق اور امن عامہ کے تابع کیا گیا ہے اور مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵/اے نے مذہبی جذبات مجروح کرنے اور مقدسات کی توہین کو قابل سزا جرم قرار دیا ہے۔ چنانچہ آزادی رائے کے نام پر کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ کسی اور کی تضحیک کرے یا اس کے مذہبی جذبات کو مجروح کرے۔

---

[۱۳] مثال کے طور پر دیکھیے: مجموعہ تعزیرات پاکستان، دفعہ ۳۳۸/ایف پنجاب قانون شفعہ ۱۹۹۱ء، دفعہ ۳: خیبر پختونخوا نجی قرضوں پر سود کی ممانعت کا قانون ۲۰۱۶ء دفعہ ۱۷

[۱۴] قانون نفاذ شریعت ۱۹۹۱ء، دفعہ ۴

[۱۵] Supreme Court(Practice and Procedure) Act, 2023.

[۱۶] راجا عامر خان بنام وفاق پاکستان

PLJ 2024 Supreme Court 114

When two interpretations are possible, the one that conforms with theInjunctions of Islam shall be adopted

ترجمہ: جب دو تعبیرات ممکن ہوں، تو اس تعبیر کا اختیار کرنا لازم ہے جو اسلامی احکام کے ساتھ ہم آہنگ ہو۔

حقوق انسانی کا بین الاقوامی قانون بھی اس کی ممانعت کرتا ہے اور اقوام متحدہ کے سیاسی وشہری حقوق کے بین الاقوامی میثاق ۱۹۶۶ء میں اس کی تصریح کی گئی ہے[17]۔ اسی طرح کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو کسی ایسے مذہب کا پیروکار ظاہر کرے جس کے بنیادی عقیدے سے ہی وہ انکاری ہو۔ لہٰذا قادیانیوں کا اپنے آپ کو ''مسلمان'' یا ''احمدی مسلمان'' کہلانا درست نہیں ہے۔

۱۷...... آئین نے بھی مسلمان کی تعریف متعین کر دی ہے۔ جب یہ مسئلہ کھڑا ہوا تو پارلیمان میں تفصیلی مباحثہ ہوا اور قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ جو خود کو احمدی کہتے ہیں، کا موقف سننے اور سمجھنے کے لیے قومی اسمبلی کے پورے ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی، (خصوصی کمیٹی) تشکیل دی گئی کیونکہ ایوان میں صرف ایوان کے ارکان ہی بات کر سکتے تھے، لیکن کمیٹی کسی بھی فرد کو سن سکتی تھی[18]۔ مقننہ کی اس خصوصی کمیٹی کی کارروائی ۵/ اگست ۱۹۷۴ء کو شروع ہوئی اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پوری ہوئی[19]۔ کارروائی اس وقت کے اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار نے چلائی۔ خصوصی کمیٹی میں قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ کا موقف سامنے آیا اور نتیجتاً اس پر اتفاق ہوا کہ وہ غیر مسلم ہیں۔

---

[17] International Covenant on Civil and Political Rights, 1966, Articles 1 8(3) and 20 (2)

[18] قومی اسمبلی نے یہ خصوصی کمیٹی ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو بنائی۔ دیکھئے:

The National Assembly of Pakistan Debates: Final Report, Third Session of 1974, Sunday, the 30th June 1974, pp. 1302-1309

[19] کارروائی درج ذیل (کل (۲۱) دنوں میں کی گئی: ۵/ اگست سے ۱۰/ اگست تک، پھر ۲۰/ اگست سے ۲۴/ اگست تک، پھر ۲۷/ اگست سے ۳۱/ اگست تک، پھر ۲ ستمبر سے ۳ ستمبر تک اور پھر، ۵ ستمبر سے ۷ ستمبر تک۔ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو خصوصی کمیٹی کی سفارشات قومی اسمبلی میں پیش کی گئیں اور پھر اس کی روشنی میں قومی اسمبلی نے دوسری آئینی ترمیم کا بل متفقہ طور پر منظور کیا:

The National Assembly of Pakistan Debates: Final Report, Third Session of 1974, Saturday, the 7th September 197 4, pp. 559-574

۱۸...... اس کے بعد خصوصی کمیٹی نے درج ذیل سفارشات متفقہ طور پر منظور کر کے قومی اسمبلی کو بھیج دیئے:

(A)	That the Constitution of Pakistan be amended as follows:
(i)	That in Article 106(3) a reference be inserted to persons of the Qadiani Group and the Lahori Group (who call themselves Ahmadis):
(ii)	That a non-Muslim may be defined in a new clause in Article 260. To give effect to the above recommendations, a draft Bill unanimously agreed upon by the Special Committee is appended).
B	(That the following explanation be added to section 295-A of the Pakistan Penal Code: "Explanation A Muslim who professes, practices or propagates against the concept of the finality of the Prophethood of Muhammad(peace be upon him) as set out in clause (3) of Article 260of the Constitution shall be punishable under this section"
(C)	That the consequential legislative and procedural amendments may be made in the

	relevant laws, such as the National Registration Act, 1973,and the Electoral Rolls Rules, 1974).
(D)	That the life, liberty, honour and fundamental rights of all citizens of Pakistan, irrespective of the Communities to which they belong, shall be fully protected and safeguarded.[۲۰]

ترجمہ: (ا) کہ پاکستان کے آئین میں درج ذیل طور پر ترمیم کی جائے:

(i) کہ دفعہ (۳)۱۰۶ میں قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی کہتے ہیں) کی طرف حوالہ شامل کیا جائے؟

(ii) کہ دفعہ ۲۶۰ کی ایک نئی شق میں غیر مسلم کی تعریف دی جائے۔ ان سفارشات کو عملی صورت دینے کے لیے خصوصی کمیٹی کا متفقہ طور پر منظور کیا گیا مسودہ ضمیمہ میں شامل کیا گیا ہے۔

(ب) کہ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵/اے میں درج ذیل توضیح کا اضافہ کیا جائے:

''توضیح: اگر آئین کی دفعہ ۲۰۰ کی شق (۳) میں طے کیے گئے حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت کے تصور کے خلاف کوئی مسلمان عقیدہ رکھے، اس پر عمل کرے یا اس کی تبلیغ کرے، تو اسے اس دفعہ کے تحت سزا دی جا سکے گی۔''

(ج) کہ نتیجتاً متعلقہ قوانین، جیسے نیشنل رجسٹریشن ایکٹ ۱۹۷۳ء، اور الیکٹورل رول رولز ۱۹۷۴ء میں قانونی اور ضابطے کی ترامیم کی جائیں گی۔

---

[۲۰] دیکھیے:

Proceedings of the Special Committee of the Whole House to Consider the Qadiani Issue, Saturday, the 7th September, 1974, pp. 3080-3081.

(د) پاکستان کے تمام شہریوں، خواہ ان کا تعلق کسی برادری سے ہو، کی زندگی، آزادی، عزت اور بنیادی حقوق کی مکمل حفاظت کی جائے گی اور تحفظ فراہم کیا جائے گا۔[۲۱]

۱۹...... آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں ذیلی دفعہ (۳) میں قرار دیا گیا ہے:

In the Constitution and all enactments and other legalinstruments, unless there is anything repugnant in the subject orcontext:

(a) "Muslim" means a person who believes in the unityand oneness of Almighty Allah, in the absolute and unqualified finality of the Prophethood of Muhammad (peace be upon him) the last of the prophets, and doesnot believe in, or recognize as a prophet or religious reformer, any person who claimed or claims to be a prophet, in any sense of the word or of any description whatsoever, after Muhammad (peace be upon him) and

(b) "non-Muslim" means a person who is not a Muslim and includes a person belonging to the Christian, Hindu, Sikh, Buddhist or Parsi community, a person of the Quadiani Group or the Lahori Group who call themselves

---

[۲۱] ایضاً ص ۳۰۸۱: ان سفارشات پر ایوان کے درج ذیل ارکان نے دستخط کیے تھے: جناب عبد الحفیظ پیرزادہ، مولوی مفتی محمود، مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی، پروفیسر غفور احمد، جناب غلام فاروق، چوہدری ظہور الٰہی، سردار مولا بخش سومرو۔

'Ahmadis or by any other name or a Bahai, and a person belonging to any of the Scheduled Castes .[۲۲]

ترجمہ: آئین میں اور تمام قوانین اور قانونی دستاویزات میں، جب تک موضوع یا سیاق میں اس کے برعکس مفہوم نہ ہو:

(الف) ''مسلمان'' سے مراد وہ شخص ہے جو اللہ کی وحدانیت اور توحید پر ایمان رکھے، حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط ایمان رکھے اور حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی شخص پر، جس نے خود کو نبی کہا تھا یا کہتا ہے، ایمان نہ رکھے نہ ہی اسے نبی یا مذہبی مصلح کے طور پر تسلیم کرے؟

(ب) ''غیر مسلم'' سے مراد وہ شخص ہے جو مسلمان نہیں ہے اور اس کے مفہوم میں وہ شخص شامل ہے جو مسیحی، ہندو، سکھ، بدھسٹ یا پارسی برادری سے تعلق رکھتا ہو، قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی کہتے ہیں) کا فرد، یا کوئی بہائی، اور جدولی ذاتوں سے تعلق رکھنے والا شخص۔

۲۰ ...... علمائے کرام نے دو عدالتی نظائر کا بھی درست حوالہ دیا۔ وفاقی شرعی عدالت نے مقدمہ بعنوان ''مجیب الرحمٰن بنام حکومت پاکستان[۲۳] میں تفصیلی بحث کے بعد یہ فیصلہ دیا کہ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعات ۲۹۸ بی اور ۲۹۸ سی قرآن وسنت میں مذکور اسلامی احکام سے متصادم نہیں ہیں؟ اور سپریم کورٹ نے مقدمہ بعنوان ظہیر الدین بنام ریاست[۲۴] کے فیصلے میں قرار دیا کہ مذکورہ دفعات اور شقوں میں کوئی بھی آئین میں مذکور بنیادی حقوق سے متصادم نہیں ہے۔ سپریم کورٹ نے یہ بھی واضح کیا کہ مذکورہ

---

[۲۲] Article 6of the Constitution(Third Amendment) Order 1985 (President's Order No. 24 of 1985) 19th March 1985,Gazette of Pakistan, Extraordinary, Part I, 19th March 1985.

[۲۳] PLD 1985Federal Shariat Court 8.

[۲۴] 1993 SCMR 1718 .

دفعات میں احمدیوں/ قادیانیوں کو جن اصطلاحات اور تراکیب کے استعمال سے روکا گیا ہے، ان کا دین اسلام میں مخصوص مفہوم ہے اور جو لوگ مسلمان نہیں ہیں وہ اپنے مذہبی امور میں ان کے استعمال سے مسلمانوں کو دھوکے میں ڈال سکتے ہیں جس کی اجازت نہیں دی جاسکتی[۲۵]۔

۲۱...... آئین اور قانون نے مختلف حقوق کے درمیان توازن قائم کر رکھا ہے۔ آئین میں جن بنیادی حقوق کی ضمانت دی گئی ہے، ان میں کئی حقوق کے ساتھ مختلف الفاظ میں یہ قید لگائی گئی ہے۔ مثلاً کئی حقوق کے متعلق قرار دیا گیا ہے کہ عوامی مفاد[۲۶] میں یا امن عامہ کی خاطر[۲۷]، یا پاکستان کی حاکمیت یا سالمیت، امن عامہ یا اخلاق کی خاطر[۲۸]، یا اس نوعیت کے دیگر اقدار کی بنیاد پر قانون کے ذریعے معقول قیود عائد کی جاسکتی ہیں۔ ان متعدد حقوق کی طرح مذہبی آزادی کا حق بھی قانون، امن عامہ اور اخلاق کے تابع ہے[۲۹]۔

۲۲...... خصوصی کمیٹی کے مباحث میں بعض ارکان نے اور دوران سماعت بعض علمائے کرام نے بھی اس بات پر زور دیا کہ مسلمانوں پر رسول اللہ ﷺ کے بہترین اخلاق کی پیروی لازم ہے اور یہ کہ ان کے بہترین اخلاق سے بھی عیاں ہے کہ وہ خاتم النّبیین ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت قرار دیا ہے اور آپ کے بہترین اخلاق کی گواہی دی ہے:

وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ[۳۰]

ترجمہ: اور یقیناً آپ بہت عمدہ اخلاق پر ہیں۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ[۳۱]

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

---

[۲۵] ایضاً ص ۱۷۵۱۔ [۲۶] آئین، دفعہ ۱۵۔ [۲۷] ایضاً، دفعہ ۱۶۔
[۲۸] ایضاً، دفعہ ۱۷۔ [۲۹] ایضاً، دفعہ ۲۰۔
[۳۰] سورۃ القلم: آیت ۴ [۳۱] سورہ الانبیاء: آیت ۱۰۷

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نہ صرف رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے، بلکہ آپ کی اتباع کا بھی حکم دیا ہے اور آپ کے اعلیٰ کردار کو مسلمانوں کے لیے بہترین نمونہ قرار دیا ہے:

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ [۳۲]

ترجمہ: اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ [۳۳]

ترجمہ: کہہ دیجیے، اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، خود اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ تعالی بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا [۳۴]

ترجمہ: یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے۔

۲۳...... عدالت ہذا وفاق اور حکومت پنجاب کی جانب سے دائر کی گئی تصحیح کی درخواست، جس کی تائید علمائے کرام نے بھی کی، منظور کرتے ہوئے قرار دیتی ہے کہ:

(الف) حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان اس امر کے ساتھ مشروط ہے کہ آپ ﷺ کو خاتم النّبیین بمعنی "آخر النّبیین" مانا جائے؟

(ب) اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کی دفعہ (۳) ۲۶۰ میں بھی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط ایمان کو مسلمان کی تعریف کا لازمی جزو قرار دیا گیا ہے۔

---

[۳۲] سورہ آل عمران: آیت ۱۳۲ — [۳۳] سورہ آل عمران: آیت ۳۱

[۳۴] سورۃ الاحزاب: آیت ۲۱

اور اس سلسلے میں کوئی اور تاویل یا توجیہ قابل قبول نہیں ہے۔ جس طرح دنیا کے ہر ملک و ریاست کے ہر پابند آئین و قانون شہری پر لازم ہے کہ وہ اپنے اس ملک کے آئین و قانون کو لفظاً و معنی تسلیم کرے اور آئین ''ام القوانین'' ہوتا ہے، اس لیے قادیانیوں پر بھی لازم ہے کہ وہ آئین میں طے شدہ اپنی آئینی حیثیت کو تسلیم کریں، تو اس کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے ان کے حقوق کا تعین بھی ہو سکے گا اور تحفظ بھی ہو سکے گا۔

(ج) خود کو احمدی / قادیانی کہنے والوں کے مذہبی حقوق کے مسئلے پر مجیب الرحمٰن بنام حکومت پاکستان کے مقدمے میں وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے اور ظہیر الدین بنام ریاست کے مقدمے میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کو لازمی نظیروں کی حیثیت حاصل ہے اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس اسلامی جمہوریہ پاکستان کا ایک مسلمہ اور نافذ العمل قانون ہے:

(د) غلطیوں کی تصحیح کے بعد موجودہ فیصلے نے حکم نامہ مؤرخہ ۶ رفروری ۲۰۲۴ء اور حکم نامہ مورخہ ۲۴ رجولائی ۲۰۲۴ء کی جگہ لے لی ہے اور اب یہ اس مقدمے کا حتمی اور قطعی فیصلہ ہے، البتہ حکم نامہ مؤرخہ ۶ فروری ۲۰۲۴، صرف ضمانت کی حد تک موثر رہے گا اور ملزم کے خلاف جن دفعات کے تحت مقدمہ دائر کیا گیا تھا، ٹرائل کورٹ ہمارے ۶ رفروری ۲۰۲۴ء یا ۲۴ رجولائی ۲۰۲۴ء کے فیصلوں سے (جواب کالعدم ہیں) کسی طرح متاثر ہوئے بغیر مقدمے کی کارروائی جاری رکھے اور تمام حالات مقدمہ کو سامنے رکھتے ہوئے اس بات کا فیصلہ کرے کہ ملزم پر ان دفعات کے تحت جرم بنتا ہے یا نہیں؟

۳۱...... عدالت ان تمام دینی اداروں اور افراد اور خصوصاً ان علمائے کرام کا شکریہ ادا کرتی ہے جنھوں نے اس اہم مسئلے پر عدالت کی رہنمائی کے لیے اپنی تحریرات بھیجیں یا عدالت میں دلائل پیش کیے۔

چیف جسٹس　　　جج　　　جج

اسلام آباد ...... ۱۰ را کتوبر ۲۰۲۴ء

اشاعت کے لیے منظور شد

www.amtkn.com

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

Aalmi Majlis Tahaffuz Khatm-e-Nubuwwat

kn apps ختم نبوت ایپ	www.khatm-e-nubuwwat.com مرکزی ویب سائٹ	www.khatm-e-nubuwwat.info ہفت روزہ ختم نبوت	www.laulak.info ماہنامہ لولاک	facebook.com/amtkn313 فیس بک
kk Course خط و کتابت کورس	Online Course خط و کتابت آن لائن کورس	E-Maktaba ای مکتبہ	Sitemap سائٹ میپ	Contact us رابطہ

/amtkn313 www.emaktaba.info
www.amtkn.com
ameer@khatm-e-nubuwwat.com

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّۃ